اللہ کے قوانین قرآن کریم کی روشنی میں صرف چودہ(14)صفحات پر مشتمل مضمون ضرور مطالعہ کریں

اللہ کی مشیت

قرآن کریم کی روسے اللہ کا جو تصور قائم ہوتا ہے وہ کسی جابر اور مطلق العنان حاکم کا تصور نہیں ہے جو کسی بات پر خوش ہو کر جاگیر بخش دیتا ہے اور ناراض ہو کر کھال کھنچوا دیتا ہے یا جب چاہا جو مرضی آیا کر دیا نہ کسی قاعدہ کا خیال نہ کسی قانون کی پرواہ اسی لئے اگر دل چاہا تو کتے کو بھی پانی پلانے کی وجہ سے ایک انتہائی کافر کو بھی جنت میں داخل کر دیتا ہے اور اگر موڈ ٹھیک نہیں تو ساری عمر کے نیک اور متقی کو بھی جہنم کی آگ میں جھونک دیتا ہے۔

بلکہ قرآن کریم کی روسے اللہ کا جو تصور قائم ہوتا ہے وہ ایک نہایت ہی شفیق اور ہمدرد دوست یا خیر خواہ کا تصور ہے جو قدم قدم پر انسان کی رہنمائی کرتا اور اسے پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تدبیر بتاتا ہے۔اس نے انسان کی خارجی وداخلی دنیا کو متوازن انداز سے چلانے کے کئے قوانین بنا دیئے ہیں اور اسے ان قوانین سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے وہ بتاتا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرکے تم اپنا نقصان کرلوگے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرکے اپنی ذات اور معاشرہ کو خوشگوار بنالوگے۔

اللہ کے ان قوانین کو اس کی مشیت کہا جاتا ہے اور مشیت الہی کے تین (۳) گوشے،پہلو ہیں۔

1۔۔ایک گوشہ وہ ہے جہاں امر الہی کے مطابق ہر شے وجود میں آتی ہے اور اس کیلئے قواعد و ضوابط اور قوانین و خواص متعین ہوتے ہیں اس گوشے میں کہا جائے گا کہ اللہ جو چاہے کرتا ہے جس قسم کا قانون چاہتا ہے بناتا ہے۔

2۔۔مشیت کا دوسرا (۲) گوشہ ان قوانین کا ہے جن کے مطابق اس کائنات کا سارا نظام چل رہا ہے انہیں قوانین فطرت کہا جائے گا کائنات کی تمام چیزیں ان قوانین کے تحت چلنے کیلئے مجبور ہیں وہ ان کی خلاف ورزی نہیں کرسکتیں اور نہ خود اللہ ہی ان قوانین کو توڑتا ہے لہذا یہ سارا نظام نہایت حسن و خوبی سے چل رہا ہے۔

3۔۔اللہ کی مشیت کا تیسرا (۳) گوشہ انسانی دنیا سے متعلق ہے انسانی زندگی کے دو (۲) حصے ہیں ایک کا تعلق اس کی طبعی زندگی سے ہے اس کے لئے طبعی قوانین مقرر ہیں دوسرا حصہ انسان کی اندرونی ذات یا نفس کے متعلق ہے اس کیلئے بھی قوانین مقرر ہیں۔۔البتہ انسان کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے وہ چاہے تو ان قوانین کو قبول کرکے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور چاہے تو ان کے خلاف اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے۔

بہر حال نتائج پر اسے اختیار حاصل نہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اللہ کے قانون مکافات کے مطابق نکلتا ہے۔

پہلا (۱) رخ

مشیت الہی کا وہ پہلو جس کی رو سے مختلف امور کے بنیادی فیصلے اور قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔

بنیادی امور کے فیصلے

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿سورۃ الحج ۱۸﴾

بنیادی امور کے فیصلے اللہ کی مشیت کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی امور میں صرف اللہ کی مرضی کام کرتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿سورۃ الحج ۱۴﴾

ان امور کے متعلق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿سورة هود ۱۰۷﴾

بلاشبہ تمہارا رب جس طرح چاہتا ہے اپنے پروگرام تشکیل دیتا ہے۔

بنیادی تخلیق بھی صرف اللہ کی مشیت کے مطابق۔

يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿سورۃ النور ۴۵﴾

اللہ جیسی چاہے تخلیق کرتا ہے۔

بنیادی احکام و قوانین کا تعین بھی اللہ کی مرضی کے مطابق۔

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿سورۃ المائدۃ ۱﴾

احکام و قوانین اللہ اپنی مرضی سے متعین کرتا ہے۔

ان امور کے فیصلوں کے متعلق کوئی اللہ سے پوچھنے والا نہیں ہے۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ ﴿سورۃ الأنبیاء ۲۳﴾

ان امور کے فیصلے کرنے میں اللہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہے۔

دوسرا (۲) رخ

ہر چیز کیلئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿سورة الطلاق ٣﴾

اللہ نے ہر چیز کیلئے پیمانے و قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔

اللہ کے قوانین اس کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق بنتے ہیں۔

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿سورة الأحزاب ٣٨﴾

اللہ کا قانون اس کی مشیت کی رو سے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق بنتا ہے۔

کوئی چیز بھی ان قوانین کے دائرے سے باہر نہیں۔

مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ﴿سورة هود ٥٦﴾

کوئی ذی روح ایسا نہیں جس کی چوٹی ہمارے قوانین کے ہاتھ میں نہ ہو۔

اللہ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں۔

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿سورۃ الإسراء﴾

ہمارے قوانین اٹل ہوتے ہیں ان میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ان قوانین میں عقل و بصیرت رکھنے والے لوگوں کیلئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿سورۃ النحل ۱۲﴾

تمہارے فائدے کیلئے قوانین سے جکڑ دیئے گئے ہیں رات و دن اور سورج و چاند اور ستارے بھی اسی قانون کی رو سے تمہارے لئے مسخر ہیں ان امور میں عقل و بصیرت رکھنے والے لوگوں کیلئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
﴿۴۹﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۵۰ سورۃ النحل﴾

اللہ کے قوانین کے آگے سجدہ ریز ہیں تمام وہ اشیاء جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں
موجود ہے خواہ وہ جاندار ہو یا قوتیں ان میں کسی کو سرتابی کی مجال نہیں وہ اپنے رب کی
خلاف ورزی سے خائف رہتے ہیں اور جس راستے پر انھیں لگا دیا ہے اس پر سر جھکائے چلتے
رہتے ہیں۔

اللہ نے بھی اپنے قوانین کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ﴿۵۴ سورة الأنعام﴾

تمہارے رب نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے۔

تیسرا (۳) رخ

مشیت الٰہی کا وہ رخ جس میں انسان کو اللہ نے عمل کی آزادی دے دی۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ﴿۲۹ سورة الكهف﴾

اور لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تمہارے رب کی طرف سے ضابطہ حق و صداقت آگیا پس اب
جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

انسان کو اختیار دیا گیا کہ وہ خواہ اپنی ذات میں استحکام پیدا کرے خواہ انتشار۔

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿سورة الشمس ١٠﴾

انسانی ذات کو توازن دیا گیا۔ (٧) اور اس کے اندر ایسی صلاحتیں رکھ دی گئیں کے چاہے تو اپنی ذات میں انتشار پیدا کرلے اور چاہے تو استحکام پیدا کرلے۔(٨) لہذا جس نے اپنی ذات کی نشوونما کی وہ کامیاب ہوا۔ (٩) اور جس نے اسے دبادیا وہ ناکام و نامراد رہا۔

جو جی میں آئے کرو لیکن نتیجہ ہمارے قانون کے مطابق ہو گا۔

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠سورة فصلت﴾

جو تمہارے جی میں آئے وہ کرو البتہ جو کرو گے وہ قانون الہی کی نگاہ میں ہو گا۔

قوانین الہی سے آنکھیں کھلی رکھنے والا فائدے میں رہے گا اور بند رکھنے ولا نقصان میں۔

قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤سورة الأنعام﴾

دیکھو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے علم و بصیرت پر مبنی قوانین آ گئے ہیں، پس
اب جو آنکھیں کھلی رکھے گا تو اس کا فائدہ اسے ہی ہو گا اور جو اندھا بنے گا اس کا نقصان بھی
اسے ہی ہو گا، اور میں تم پر کوئی پاسبان مقرر نہیں ہوں۔

ضابطہ الہی کے مطابق ضابطہ حیات مقرر کیا جائے تو فائدہ ہے ورنہ نقصان۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ
وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿۱۰۸ سورۃ یونس﴾

تمام نوع انسانی سے کہہ دیجئے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حقیقت پر مبنی ضابطہ
حیات آچکا ہے پس اگر تم اس ضابطہ حیات کو اختیار کرتے ہو تو اس سے تمہاری ذات کو فائدہ
پہنچے گا اور اگر اسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا
اور مجھے تم پر داروغہ مقرر نہیں کیا گیا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ
اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿سورۃ الأنفال ۵۳﴾

Next Page

یاد رکھو اللہ کا یہ محکم قانون ہے وہ ان نعمتوں میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہوئی ہوتی ہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے اندر نفسیاتی تبدیلیاں پیدا کرکے اپنے آپ کو ان سے محروم نہیں کرلیتی۔

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿سورة الزمر ٢٣﴾

اللہ ہی نے احسن حدیث نازل کی ہے اس الکتاب کا مضمون دوسرے سے مربوط ہے نیز تصریف آیات سے بھی بات کو واضح کیا گیا ہے جو لوگ ان قوانین پر غوروفکر کرتے ہیں ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے لہذا ان کے دل قوانین الٰہی کی اطاعت کیلئے اور نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ کا دیا ہوا ضابطہ حیات جو چاہے اس سے رہنمائی حاصل کرلے اور جو وحی الٰہی کے خلاف چلے تو اسے منزل مقصود تک کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا معبود بنا لیا۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً ﴿۲۳سورۃ الجاثیۃ﴾

ان لوگوں کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور وہ علم کے باوجود گمراہ ہو گیا اور ان کے دل و دماغ پر جیسے مہریں لگ گئی ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ﴿۲۷۲سورۃ البقرۃ﴾

تم میں سے کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی کہ وہ لوگو کو زبردستی راہ ہدایت پر چلائے بلکہ لوگوں کا راہ راست پر چلنا اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے جس کی رو سے لوگو کو عمل کی آزادی دی گئی ہے۔

اب اس مقام پر تھوڑی سی وضاحت من یشاء کے اصل مفہوم کے بارے میں ہو جائے۔

من یشاء کا عموما ترجمہ کیا جاتا ہے " جو اللہ چاہتا ہے " اس ترجمع میں اللہ ایک ایسی ہستی نظر آتی ہے جو من موجی ہے۔جب چاہا جو مرضی آیا کر دیا نہ کسی قاعدہ کا خیال نہ کسی قانون کی پرواہ اسی لئے اگر دل چاہا تو کتے کو بھی پانی پلانے کی وجہ سے ایک انتہائی کافر کو

بھی جنت میں داخل کر دیتا ہے اور اگر موڈ ٹھیک نہیں تو ساری عمر کے نیک اور متقی کو بھی جہنم کی آگ میں جھونک دیتا ہے۔

نہیں جناب ایسا بالکل بھی نہیں۔۔۔ ہمارا خالق ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ بلکہ ہر شخص کو اس کے کیئے کے مطابق جزاء دیتا ہے۔ یہ سارا کمال ہمارے مذہبی پیشواء کا ہے۔

" من یشاء کا ترجمع ہے "جو انسان چاہتا ہے

لیکن انسان کی خواہش بغیر عمل کے قبول نہیں ہوتی بلکہ اسے ثابت کرنا ہوتا ہے کہ جو خواہش وہ کر رہا ہے اس کا وہ اہل بھی ہے یا نہیں۔

سورۃ النحل کی آیت ۹۳ کے مطالعے سے بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

آیئے پہلے عمومی ترجمع دیکھتے ہیں۔

اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امّت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور لازماً تم سے پوچھا جائیگا کہ تم کیا کرتے تھے۔

اس ترجمے سے سب سے پہلے تو یہ معلوم ہوا کہ "اللہ اگر چاہتا تو سب کو ایک ہی ملت بنا کر پیدا کرتا"، لیکن اس نے اختیار و ارادہ دے کر پیدا کیا تا کہ سب اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہوں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ "ارادہ و اختیار دینے کے باوجود" گمراہ کرنے اور ہدایت دینے کی ذمہ داری خود اللہ اپنے اوپر لے رہا ہے۔ اور اس سے بھی عجیب بات آگے آ رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ "ہر شخص سے اس کے اعمال کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا"۔

یہ ہے ہمارے تراجم کا کمال۔۔۔۔۔۔

اس ترجمے میں صرف **من یشاء** کا ترجمہ "جو اللہ چاہتا ہے" کے بجائے "جو بندہ چاہتا ہے" کر دیں تو کوئی مسئلہ نہیں پیدا ہو گا۔ آیئے اب اس آیت کا ترجمہ دیکھتے ہیں

اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ تم کو ایک امت بناتا۔ لیکن وہ اس بندے کو گمراہ قرار دیتا ہے (یا گمراہ رہنے دیتا ہے) جو بندہ چاہتا ہے اور وہ اس بندے کو ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے (یا ہدایت پر رہنے دیتا ہے) جو بندہ چاہتا ہے۔ اور لازماً تم سے پوچھا جائیگا اس کے متعلق جو تم کرتے تھے۔

دیکھ لیجئے اب کوئی اختلافی بات نظر نہیں آئے گی اور نہ ہی اللہ من موجی یا قاعدہ قانون سے لاپرواہ نظر آئے گا۔یادرکھئے اچھائی اور برائی کا ذمہ دار خود بندہ ہے نہ کہ اللہ اور اللہ جزا اور سزا انسان کو اس کے اعمال کے مطابق ہی دیتا ہے۔

Face Book Address= www.facebook.com/javedsarwar4

http://tanzil.net 12-09-2012

معاون کتاب مشتاق احمد خان (مرحوم)